Allama Iqbal Open University AIOU BS Islamic Studies solved assignment No 2 Autumn 2025 Code 1981 Islam Aur Istishraq

سوال نمبر *1*

قصصِ قرآنیہ پر مستشرقین کے اعتراضات پر ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ

قصصِ قرآنیہ کا تعارف اور اہمیت

قرآنِ مجید میں بیان کیے گئے واقعات اور حکایات کو **قصصِ قرآنیہ** کہا جاتا ہے۔ یہ قصے محض تاریخی داستانیں نہیں بلکہ **ہدایت، عبرت، اخلاقی تربیت،**

عقیدے کی اصلاح اور انسانی کردار کی تشکیل کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔

قرآن خود واضح کرتا ہے کہ ان قصوں کا مقصد تفریح نہیں بلکہ نصیحت ہے:

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ

(یوسف: 111)

قرآنی قصص میں انبیاء علیہم السلام، سابقہ امتوں، ظالم حکمرانوں، صالح بندوں اور اخلاقی کشمکش کی مثالیں ملتی ہیں، جن کا بنیادی مقصد انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا ہے۔

مستشرقین کا تعارف

مستشرقین وہ مغربی محققین ہیں جنہوں نے اسلام، قرآن، حدیث اور اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ ان میں بعض غیر جانبدار اور منصف بھی تھے، مگر اکثریت کا مطالعہ **استعماری، مذہبی تعصب یا عیسائی تبلیغی پس منظر** سے متاثر رہا۔ انہوں نے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے کے بجائے اسے انسانی تصنیف ثابت کرنے کی کوشش کی۔

قصصِ قرآنیہ پر مستشرقین کے بنیادی اعتراضات

مستشرقین کے اعتراضات کو درج ذیل اہم عنوانات کے تحت سمجھا جا سکتا ہے:

---

1. قصصِ قرآنیہ کے تاریخی ہونے پر اعتراض

اعتراض

مستشرقین کا دعویٰ ہے کہ:

- قرآنی قصے تاریخی لحاظ سے ثابت نہیں
- ان میں تاریخی تسلسل *(Chronology)* موجود نہیں
- بعض واقعات بائبل سے مختلف ہیں، لہٰذا درست نہیں

تنقیدی جائزہ

1۔ قرآن تاریخ کی کتاب نہیں بلکہ **ہدایت کی کتاب** ہے

2۔ قرآن کا مقصد واقعات کی تاریخ وار ترتیب نہیں بلکہ **اخلاقی سبق** دینا ہے

3۔ بائبل خود تاریخی تحریفات کا شکار رہی ہے، اس لیے قرآن سے اختلاف بائبل کی کمزوری ہے

4۔ جدید آثارِ قدیمہ نے فرعون، قومِ عاد، ثمود اور بابل جیسے کئی قرآنی بیانات کی تائید کی ہے

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مطابق:

> "قرآن تاریخ کو اخلاق کے تابع رکھتا ہے، نہ کہ اخلاق کو تاریخ کے تابع۔"

2۔ قصصِ قرآنیہ کو اساطیر ***(Myths)*** قرار دینا

اعتراض

بعض مستشرقین کہتے ہیں کہ قرآنی قصے:

- قدیم اساطیری داستانوں سے ماخوذ ہیں

- یونانی، بابلی اور یہودی روایات کا عکس ہیں
- معجزات افسانوی ہیں

تنقیدی جائزہ

1۔ قرآن خود اس الزام کو رد کرتا ہے:

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا (الفرقان: *5*)

2۔ قرآنی قصص میں اساطیر کی طرح مبالغہ، جنسی دیوتا یا دیومالائی رنگ نہیں

3۔ قرآن قصے کو **اخلاقی پیغام** کے ساتھ بیان کرتا ہے

4۔ مشترک عناصر ہونا سرقہ نہیں بلکہ **اصل وحی کی بقا** کی دلیل ہے

علامہ اقبال کے نزدیک:

"قرآن کا قصہ افسانہ نہیں بلکہ تاریخِ انسانی کا زندہ شعور ہے۔"

3۔ قصصِ قرآنیہ میں تکرار پر اعتراض

اعتراض

مستشرقین کا کہنا ہے کہ:

- ایک ہی قصہ بار بار دہرایا گیا ہے
- یہ ادبی کمزوری ہے
- یہ غیر منظم اسلوب کی علامت ہے

تنقیدی جائزہ

1۔ قرآنی تکرار **لفظی نہیں بلکہ معنوی** ہے

2۔ ہر مقام پر قصے کا نیا پہلو بیان ہوتا ہے

3۔ تکرار تربیت، تاکید اور تدریج کے لیے ہے

4۔ جدید تعلیمی اصول بھی تکرار کو موثر تدریس مانتے ہیں

مثال:

حضرت موسیٰؑ کا قصہ

- کہیں ظلم کے خلاف مزاحمت
- کہیں دعوت و تبلیغ
- کہیں صبر و استقامت

- کہیں شریعت کی تشکیل

---

4. قصصِ قرآنیہ اور بائبل سے ماخوذ ہونے کا اعتراض

اعتراض

یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ:

- قرآن نے یہودی و عیسائی کتب سے قصے لیے
- نبی ﷺ نے اہلِ کتاب سے سیکھا

تنقیدی جائزہ

1. نبی ﷺ امّی تھے، لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے

2. مکہ میں اہلِ کتاب کی باقاعدہ علمی موجودگی نہ تھی

3. قرآن کئی مقامات پر بائبل کی تصحیح کرتا ہے

4. قرآن انبیاء کو گناہ سے پاک بیان کرتا ہے، جبکہ بائبل میں ان پر الزامات ہیں

یہ فرق خود قرآن کی **الوہی حیثیت** کی دلیل ہے۔

---

5. قصصِ قرآنیہ کے اخلاقی مقصد سے انکار

اعتراض

مستشرقین کے مطابق:

- یہ قصے محض مذہبی جذبات ابھارتے ہیں
- ان کا عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں

تنقیدی جائزہ

1. قرآن قصے کو **عملی ہدایت** سے جوڑتا ہے
2. ظلم، عدل، صبر، توکل، قربانی جیسے اصول سکھاتا ہے
3. جدید نفسیات اور اخلاقیات ان اصولوں کی تائید کرتی ہیں
4. قصصِ قرآنیہ نے صدیوں سے انسانوں کی کردار سازی کی

مستشرقین کے اعتراضات کے پسِ منظر

1. عیسائی مذہبی تعصب
2. استعماری ذہنیت
3. وحی کا انکار
4. مادہ پرستانہ فلسفہ
5. اسلامی تہذیب کے عروج سے خوف

علماءِ اسلام کا مجموعی موقف

اسلامی علماء کے نزدیک:

- مستشرقین کے اعتراضات **علمی نہیں بلکہ فکری تعصب** پر مبنی ہیں
- قرآنی قصص وحیِ الٰہی، سچائی اور ہدایت کا سرچشمہ ہیں
- ان اعتراضات کا مقصد ایمان کو کمزور کرنا ہے

اہم مدافعین:

- امام رازی
- شاہ ولی اللہ

- علامہ اقبال
- مولانا مودودی
- ڈاکٹر محمد حمید اللہ
- ڈاکٹر اسرار احمد

نتیجہ

قصصِ قرآنیہ پر مستشرقین کے اعتراضات دراصل قرآن کے الہامی ہونے سے انکار کی کوشش ہیں۔ تحقیقی اور تنقیدی جائزے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ اعتراضات نہ تاریخی طور پر مضبوط ہیں، نہ عقلی طور پر مستحکم اور نہ ہی علمی دیانت پر پورا اترتے ہیں۔ قرآن کے قصص انسان کو اللہ، اخلاق اور حقیقت سے جوڑتے ہیں اور یہی ان کی اصل عظمت ہے۔

سوال نمبر 2

سیرتُ النبی ﷺ پر مستشرقین کی تحقیقات پر تنقیدی جائزہ

تمہید

سیرتُ النبی ﷺ اسلامی علوم کا نہایت اہم اور مرکزی موضوع ہے۔ یہ سیرت صرف رسولِ اکرم ﷺ کی زندگی کا بیان نہیں بلکہ ایمان، اخلاق، شریعت، سیاست، معاشرت اور تمدن کا جامع نمونہ ہے۔ مغربی دنیا میں اسلام کے مطالعے کے ساتھ ہی سیرتِ نبوی ﷺ پر بھی توجہ دی گئی، جس کے نتیجے میں مستشرقین نے سیرت پر مختلف تحقیقات پیش کیں۔ تاہم ان تحقیقات میں علمی تجزیے کے ساتھ ساتھ تعصب، فکری کجی اور مذہبی پیش فرضیات بھی نمایاں نظر آتی ہیں، جن کا تنقیدی جائزہ ناگزیر ہے۔

مستشرقین اور سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ

مستشرقین وہ مغربی محققین ہیں جنہوں نے اسلام، قرآن، حدیث اور سیرت کا مطالعہ کیا۔ ان میں بعض منصف اور غیر جانبدار بھی تھے، مگر اکثریت کا مطالعہ درج ذیل محرکات کے زیرِ اثر رہا:

- عیسائی مذہبی پس منظر
- استعماری ذہنیت
- وحی اور نبوت کے انکار پر مبنی فلسفہ
- اسلام کو انسانی ایجاد ثابت کرنے کی خواہش

ان عوامل نے ان کی سیرت نگاری کو متاثر کیا۔

مستشرقین کی سیرت نگاری کے بنیادی رجحانات

***1*. سیرتِ نبوی ﷺ کو انسانی جدوجہد قرار دینا**

اکثر مستشرقین نے رسول اللہ ﷺ کو نبی کے بجائے ایک غیر معمولی سیاسی، سماجی یا مذہبی رہنما کے طور پر پیش کیا۔ ان کے نزدیک:

- نبوت ایک نفسیاتی یا سماجی تجربہ تھی

- وحی دراصل باطنی الہام یا تخیل تھا

تنقیدی جائزہ

یہ نقطۂ نظر اسلامی عقیدۂ نبوت کے سراسر خلاف ہے۔ وحی کو محض ذہنی کیفیت قرار دینا نہ صرف غیر سائنسی ہے بلکہ تاریخی شواہد کے بھی منافی ہے، کیونکہ رسول ﷺ کی سیرت میں وحی کے اثرات، قربانیاں، اخلاقی استقامت اور بے مثال کردار کسی نفسیاتی وہم کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔

---

2. وحی کے بارے میں مستشرقین کا موقف

اعتراض

مستشرقین کا کہنا ہے کہ:

- وحی ایک نفسیاتی کیفیت تھی
- نبی ﷺ پر مرگی یا جذباتی کیفیت طاری ہوتی تھی
- قرآن ذاتی فکر کا نتیجہ ہے

تنقیدی جائزہ

1. وحی کے وقت رسول ﷺ کا شعور مکمل طور پر قائم رہتا تھا

2. وحی کے بعد احکام، قوانین اور مستقل نظامِ حیات سامنے آتا تھا

3. مرگی یا نفسیاتی مرض میں مبتلا شخص اتنی منظم تعلیمات نہیں دے سکتا

4. خود غیر مسلم مؤرخین نے نبی ﷺ کے اخلاق، ضبط اور ذہنی توازن کا اعتراف کیا ہے

---

3. سیرتِ نبوی ﷺ میں معجزات کا انکار

اعتراض

بعض مستشرقین معجزات کو افسانوی رنگ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ:

- معجزات بعد کے مسلمانوں کی اختراع ہیں
- سیرت کو عقل کے مطابق ڈھالا گیا ہے

تنقیدی جائزہ

1. معجزات کا ذکر قرآن اور صحیح احادیث میں موجود ہے

2. معجزات کا انکار دراصل ماورائے عقل حقیقت کے انکار کے مترادف ہے

3. جدید سائنس بھی ہر حقیقت کی توجیہ نہیں کر سکتی

4. معجزات سیرت کا جزوِ لاینفک ہیں، انہیں الگ کرنا سیرت کو مسخ کرنا ہے

---

4. ازدواجی زندگی پر اعتراضات

اعتراض

مستشرقین نے نبی ﷺ کی ازدواجی زندگی کو ہدفِ تنقید بنایا اور تعددِ ازدواج کو خواہشات سے جوڑا۔

تنقیدی جائزہ

1. تمام نکاح سماجی، سیاسی اور اخلاقی مصالح کے تحت ہوئے

2. حضرت خدیجہؓ کے بعد زیادہ تر نکاح بیواؤں سے ہوئے

3. ازدواجی زندگی نے معاشرتی اصلاح اور قبائلی رشتوں کو مضبوط کیا

4. اگر مقصد نفسانی ہوتا تو جوانی میں متعدد شادیاں ہوتیں، بڑھاپے میں نہیں

---

5. جہاد اور غزوات کی غلط تعبیر

اعتراض

مستشرقین نے جہاد کو جارحانہ جنگ اور طاقت کے ذریعے اسلام پھیلانے کی کوشش قرار دیا۔

تنقیدی جائزہ

1۔ تمام غزوات دفاعی نوعیت کے تھے

2۔ مذہبی آزادی کے تحفظ کے لیے جہاد کیا گیا

3۔ جنگ کے اخلاقی اصول مقرر کیے گئے

4۔ مفتوح اقوام کے ساتھ حسنِ سلوک تاریخ میں بے مثال ہے

6۔ سیرت کے مصادر پر اعتراض

اعتراض

یہ کہا گیا کہ:

- سیرت کی کتابیں بعد میں لکھی گئیں
- روایات قابلِ اعتماد نہیں

تنقیدی جائزہ

1. اسلامی تاریخ میں اسناد کا مضبوط نظام موجود ہے
2. سیرت و حدیث کی چھان بین کا سخت معیار مقرر کیا گیا
3. مستشرقین کے ہاں ایسا کوئی تحقیقی معیار موجود نہیں
4. اسلامی روایت نویسی دنیا کی سب سے مستند تاریخی روایت ہے

منصف مستشرقین کی آرا

تمام مستشرقین متعصب نہیں تھے۔ بعض نے سیرتِ نبوی ﷺ کا اعترافِ عظمت بھی کیا، جیسے:

- مونٹگمری واٹ
- تھامس کارلائل
- مائیکل ہارٹ

انہوں نے نبی ﷺ کو تاریخ کا عظیم ترین انسان قرار دیا۔

علماءِ اسلام کا ردِّ عمل

مسلمان علماء نے مستشرقین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا، جن میں نمایاں نام ہیں:

- شبلی نعمانی
- سید سلیمان ندوی
- مولانا مودودی
- ڈاکٹر محمد حمید اللہ
- ڈاکٹر اسرار احمد

ان علماء نے سیرت کو عقلی، تاریخی اور ایمانی بنیادوں پر ثابت کیا۔

مجموعی تجزیہ

مستشرقین کی سیرت نگاری بظاہر تحقیقی ہے مگر اکثر اوقات تعصب، الحاد اور فکری جانبداری سے آلودہ نظر آتی ہے۔ انہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ کو

وحی کے بجائے انسانی ذہانت کا نتیجہ ثابت کرنے کی کوشش کی، جو نہ علمی دیانت کے مطابق ہے اور نہ تاریخی حقائق سے ہم آہنگ۔

نتیجہ

سیرتُ النبی ﷺ ایک ہمہ گیر، متوازن اور آفاقی نمونۂ حیات ہے۔ مستشرقین کی تحقیقات اگرچہ بعض معلوماتی پہلو رکھتی ہیں، مگر ان کا مجموعی رویہ تنقیدی اور منفی ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ان تحقیقات کا جائزہ لینے پر واضح ہوتا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ ہر قسم کی فکری، تاریخی اور اخلاقی تنقید سے بالاتر ہے اور رہتی دنیا تک انسانیت کی رہنمائی کرتی رہے گی۔

سوال نمبر 3

سیرتُ النبی ﷺ پر مستشرقین کی تحقیقات کو اسلوبِ تحقیقی انداز میں تحریر کیجیے۔

تعارف

سیرتُ النبی ﷺ اسلامی علوم میں بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ نہ صرف رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا احوال ہے بلکہ اسلامی فکر، تہذیب، قانون، اخلاق اور تمدن کا جامع مظہر بھی ہے۔ مغرب میں اسلام کے تعارف کے ساتھ ہی سیرتِ نبوی ﷺ پر مستشرقین نے تحقیقی کام کا آغاز کیا۔ ان تحقیقات کو بظاہر علمی اور تحقیقی انداز میں پیش کیا گیا، مگر ان کا اسلوب، منہجِ تحقیق، مصادر کا انتخاب اور نتائج اکثر اسلامی نقطۂ نظر سے مختلف بلکہ متصادم نظر آتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ مستشرقین کی سیرت نگاری کو ایک منظم تحقیقی انداز میں پرکھا جائے۔

مستشرقین کی سیرت نگاری کا تحقیقی پس منظر

مستشرقین کی تحقیقات عموماً یورپی علمی روایت، عیسائی مذہبی پس منظر اور جدید مغربی فلسفے کے زیرِ اثر ہیں۔ ان کا مطالعۂ سیرت درج ذیل عوامل سے متاثر رہا:

- وحی اور نبوت کے مافوق الفطرت تصور کا انکار
- مذہب کو سماجی و نفسیاتی مظہر سمجھنا
- تاریخی مادیت اور عقلیت پسندی
- استعماری اور سیاسی مفادات

یہ عناصر ان کے تحقیقی اسلوب میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

مستشرقین کے تحقیقی اسلوب کی بنیادی خصوصیات

1.* تاریخی تنقید *(Historical Criticism)

مستشرقین نے سیرتِ نبوی ﷺ کو محض ایک تاریخی واقعہ سمجھتے ہوئے اس کا تجزیہ کیا۔ وہ سیرت کو وحی الٰہی کے بجائے عرب معاشرے کی پیداوار قرار دیتے ہیں۔

تحقیقی اسلوب میں:

- روایات کو تاریخی شواہد کی بنیاد پر قبول یا رد کیا گیا
- معجزات کو غیر تاریخی یا اساطیری قرار دیا گیا

اسلامی نقطۂ نظر سے یہ اسلوب ناقص ہے کیونکہ اسلامی تاریخ محض مادی شواہد پر نہیں بلکہ اسناد اور روایت کے مضبوط نظام پر قائم ہے۔

---

2. مصادر کے انتخاب میں جانبداری

مستشرقین نے سیرت کے بنیادی مصادر (قرآن، صحیح حدیث) کے بجائے:

- ضعیف روایات
- غیر مستند تاریخی مواد
- مستشرقین کی ثانوی تصانیف

کو زیادہ اہمیت دی۔ اس تحقیقی روش نے ان کے نتائج کو مشکوک بنا دیا۔

---

3. تقابلی مذہبی اسلوب

بعض مستشرقین نے نبی ﷺ کی ذات اور تعلیمات کا تقابل عیسائی یا یہودی مذہبی شخصیات سے کیا۔

اسلوبِ تحقیق میں:

- نبوت کو مذہبی اصلاحی تحریک قرار دیا گیا
- رسول ﷺ کو مذہبی مصلح یا سیاسی رہنما کے طور پر پیش کیا گیا

یہ تقابلی انداز غیر منصفانہ ہے کیونکہ اسلامی نبوت کا تصور دیگر مذاہب سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔

---

4. نفسیاتی تجزیاتی اسلوب

کچھ مستشرقین نے سیرت کو نفسیاتی زاویے سے دیکھا اور وحی کو:

- باطنی الہام
- ذہنی کیفیت
- لاشعوری عمل

قرار دیا۔

تحقیقی اعتبار سے یہ مفروضات غیر ثابت شدہ ہیں اور کسی مستند سائنسی معیار پر پورا نہیں اترتے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کے اہم موضوعات پر مستشرقین کی تحقیقی آراء

وحی اور نبوت

مستشرقین کے مطابق وحی ایک نفسیاتی یا تخلیقی تجربہ تھی۔

تحقیقی رد:

- وحی کے نتائج ایک منظم، مستقل اور آفاقی نظام کی صورت میں ظاہر ہوئے
- نفسیاتی کیفیت اتنی ہمہ گیر قانون سازی کی صلاحیت نہیں رکھتی

اخلاقِ نبوی ﷺ

تحقیقی اسلوب میں اکثر مستشرقین نے نبی ﷺ کے اخلاق کا اعتراف کیا، مگر انہیں ذاتی اوصاف تک محدود رکھا۔

اسلامی تحقیق کے مطابق اخلاقِ نبوی ﷺ وحی کی عملی تفسیر ہیں۔

ازدواجی زندگی

مستشرقین نے تحقیقی انداز میں تعددِ ازدواج کو موضوع بنایا اور اس کے سماجی و اخلاقی محرکات کو نظرانداز کیا۔

تحقیقی تجزیہ یہ ثابت کرتا ہے کہ نکاح قبائلی اتحاد، سماجی اصلاح اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تھے۔

جہاد اور سیاست

مستشرقین نے جہاد کو سیاسی طاقت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا۔

اسلامی تحقیق کے مطابق:

- جہاد دفاعی نوعیت کا تھا

- مذہبی آزادی کے تحفظ کے لیے تھا
- اخلاقی اصولوں کا پابند تھا

نمایاں مستشرقین اور ان کی تحقیقی کاوشیں

ولیم میور

انہوں نے سیرت کو تاریخی تنقید کے ذریعے پیش کیا مگر تعصب نمایاں رہا۔

گولڈزیہر

انہوں نے حدیث اور سیرت دونوں پر شکوک پیدا کیے، مگر ان کا اسلوب قیاسی تھا۔

مونٹگمری واٹ

انہوں نے نسبتاً معتدل تحقیق کی اور رسول ﷺ کی سیاسی بصیرت کا اعتراف کیا، مگر وحی کے تصور کو قبول نہ کیا۔

مستشرقین کی تحقیقی سیرت نگاری پر علماءِ اسلام کا ردِّعمل

مسلمان محققین نے مستشرقین کے تحقیقی اسلوب کا علمی تجزیہ کیا اور ثابت کیا کہ:

- ان کا منہجِ تحقیق جانبدارانہ ہے
- مصادر کے انتخاب میں دیانت نہیں
- نتائج پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں

شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور مولانا مودودی نے تحقیقی انداز میں ان اعتراضات کا جواب دیا۔

مجموعی تحقیقی تجزیہ

تحقیقی اسلوب کے باوجود مستشرقین کی سیرت نگاری میں:

- وحی کا انکار
- مافوق الفطرت عناصر کی نفی
- اسلامی مصادر سے بے اعتمادی
- مغربی فکری غلبہ

واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ان کی تحقیق معلوماتی تو ہو سکتی ہے مگر معروضی اور مکمل نہیں۔

نتیجہ

اسلوبِ تحقیقی اعتبار سے مستشرقین نے سیرتُ النبی ﷺ کو تاریخی، نفسیاتی اور سماجی زاویوں سے جانچنے کی کوشش کی، مگر ان کا منہجِ تحقیق اسلامی عقیدۂ نبوت، وحی اور سیرت کے اصل مزاج کو سمجھنے میں ناکام رہا۔ اسلامی تحقیق کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ سیرتُ النبی ﷺ محض ایک تاریخی دستاویز نہیں بلکہ وحیِ الٰہی کی عملی تعبیر اور انسانیت کے لیے دائمی ہدایت ہے۔

سوال نمبر 4۔

حدیث پر مستشرقین کے اعتراضات پر تنقیدی جائزہ تحریر کیجئے۔

تمہید

حدیثِ نبوی ﷺ اسلامی شریعت کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے۔ قرآنِ مجید کے بعد احکامِ شرعیہ، عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کی تفصیل حدیث ہی کے ذریعے سامنے آتی ہے۔ اسی غیر معمولی اہمیت کے باعث مستشرقین نے حدیث کو اپنے اعتراضات کا خصوصی ہدف بنایا۔ ان کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ حدیث ایک غیر مستند، بعد میں گھڑا گیا ذخیرہ ہے، تاکہ اسلامی شریعت کی بنیادیں کمزور کی جا سکیں۔ اس تناظر میں مستشرقین کے اعتراضات اور ان کا علمی و تحقیقی تنقیدی جائزہ نہایت ضروری ہے۔

مستشرقین کا تعارف اور حدیث پر ان کی توجہ

مستشرقین وہ مغربی محققین ہیں جنہوں نے اسلام، قرآن، حدیث اور اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ حدیث کے بارے میں ان کی دلچسپی کی بنیادی وجوہات درج ذیل تھیں:

- شریعتِ اسلامی کی بنیاد کو کمزور کرنا
- قرآن کی تشریحی حیثیت کو مشکوک بنانا
- فقہ اسلامی کو غیر مستند ثابت کرنا
- اسلام کو انسانی ایجاد کے طور پر پیش کرنا

اسی پس منظر میں حدیث پر منظم اعتراضات کیے گئے۔

حدیث پر مستشرقین کے بنیادی اعتراضات

***1.* حدیث کی تدوین میں تاخیر کا اعتراض**

مستشرقین کا کہنا ہے کہ حدیث نبی ﷺ کی وفات کے دو سے تین سو سال بعد لکھی گئی، اس لیے یہ مستند نہیں۔

تنقیدی جائزہ

یہ اعتراض تاریخی حقائق کے خلاف ہے:

- عہدِ نبوی ﷺ میں صحابہؓ نے حدیث کو یاد بھی کیا اور لکھا بھی
- صحیفۂ ہمام بن منبہ، صحیفۂ عبداللہ بن عمروؓ اس کی واضح مثالیں ہیں

- تدوینِ حدیث باقاعدہ شکل میں بعد میں آئی، مگر روایت ابتدا سے محفوظ تھی
- دنیا کی کسی بھی تہذیب میں اتنا مضبوط حافظہ اور تحریری ریکارڈ موجود نہیں

لہٰذا تدوین میں تاخیر کا اعتراض محض جہالت یا تعصب پر مبنی ہے۔

---

2. اسناد کے نظام پر اعتراض

مستشرقین خصوصاً گولڈزیہر اور اسپرنگر نے کہا کہ اسناد بعد میں گھڑی گئیں اور یہ اعتماد کے قابل نہیں۔

تنقیدی جائزہ

- اسناد کا نظام اسلام کی منفرد علمی روایت ہے
- ہر راوی کی زندگی، کردار، حافظہ اور دیانت پر تحقیق کی گئی
- جرح و تعدیل جیسا سخت علمی معیار کسی اور مذہب میں موجود نہیں
- اگر اسناد جعلی ہوتیں تو ہزاروں رواۃ کے حالات کا اتنا منظم ریکارڈ ممکن نہ تھا

یہ اعتراض دراصل اسلامی علمی عظمت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔

---

3. حدیث کو سیاسی اثرات کا نتیجہ قرار دینا

مستشرقین کا دعویٰ ہے کہ اموی اور عباسی دور میں سیاسی مقاصد کے لیے احادیث گھڑی گئیں۔

تنقیدی جائزہ

- جعلی احادیث کا اعتراف خود محدثین نے کیا
- مگر اسی بنیاد پر علمِ موضوعات، جرح و تعدیل اور نقدِ حدیث وجود میں آیا
- صحیح، ضعیف اور موضوع حدیث کی واضح درجہ بندی کی گئی
- اگر سیاسی اثرات غالب ہوتے تو صحیح اور موضوع میں فرق باقی نہ رہتا

یہ کہنا کہ پوری حدیث سیاست کا نتیجہ ہے، علمی بددیانتی ہے۔

---

4. فقہی اختلاف کو حدیث کی کمزوری قرار دینا

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ فقہی اختلاف حدیث کے غیر مستند ہونے کا ثبوت ہے۔

تنقیدی جائزہ

- فقہی اختلاف فہمِ حدیث کا اختلاف ہے، حدیث کا نہیں
- اختلاف صحابہؓ کے دور سے موجود رہا، مگر حدیث کی صحت مسلم رہی
- اختلاف دلیل کے دائرے میں ہے، نہ کہ حدیث کے وجود پر
- یہی اختلاف فقہ اسلامی کی وسعت اور لچک کی علامت ہے

لہٰذا یہ اعتراض علمی حقیقت کے خلاف ہے۔

---

5. اسرائیلیات اور غیر اسلامی اثرات کا اعتراض

مستشرقین کا کہنا ہے کہ حدیث میں یہودی اور عیسائی روایات شامل ہو گئیں۔

تنقیدی جائزہ

- محدثین نے اسرائیلیات کو الگ شناخت کیا

- عقائد اور احکام سے متعلق اسرائیلی روایات قبول نہیں کی گئیں
- صرف تاریخی اور قصصی روایات میں ان کا ذکر ملتا ہے
- قرآن اور صحیح حدیث ان روایات پر حاکم ہیں

یہ اعتراض جزوی حقیقت کو کلی نتیجہ بنا کر پیش کرنے کے مترادف ہے۔

---

6. عقل کے خلاف ہونے کا اعتراض

بعض مستشرقین احادیث کو عقل کے خلاف قرار دیتے ہیں۔

تنقیدی جائزہ

- عقل محدود ہے، وحی لامحدود حقیقت کا بیان ہے
- ہر وہ چیز جو عقل کی سمجھ میں نہ آئے، غیر معقول نہیں ہوتی
- سائنس خود ہر دور میں اپنی سابقہ عقل کو رد کرتی رہی ہے
- عقل اور وحی میں اصل تضاد نہیں، فہم میں فرق ہوتا ہے

نمایاں مستشرقین اور ان کے اعتراضات

گولڈزیہر

انہوں نے حدیث کو دوسری صدی کی مذہبی پیداوار قرار دیا، مگر خود اسلامی مصادر کو مکمل طور پر نظرانداز کیا۔

جوزف شاخت

انہوں نے فقہی حدیث کو بعد کی ایجاد بتایا، مگر ان کا نظریہ خود مغربی محققین نے رد کر دیا۔

اسپرنگر

انہوں نے حدیث کو تاریخی افسانہ بنانے کی کوشش کی، مگر ان کی تحقیق قیاس پر مبنی تھی۔

علماءِ اسلام کا علمی ردِّعمل

مسلمان علماء نے مستشرقین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا:

- امام شافعیؒ نے حدیث کی حجیت ثابت کی
- شبلی نعمانیؒ نے مستشرقین کے تعصبات کو آشکار کیا

- ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے تاریخی شواہد پیش کیے
- مصطفیٰ اعظمیؒ نے مغربی نظریات کو علمی طور پر رد کیا

مجموعی تنقیدی تجزیہ

حدیث پر مستشرقین کے اعتراضات:

- پہلے سے طے شدہ نتائج پر مبنی ہیں
- اسلامی منہجِ تحقیق سے ناواقفیت ظاہر کرتے ہیں
- مصادر کے انتخاب میں جانبدارانہ ہیں
- وحی کے تصور کے انکار سے جنم لیتے ہیں

یہ اعتراضات حدیث کے علمی، تاریخی اور عملی مقام کو متزلزل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

نتیجہ

حدیثِ نبوی ﷺ ایک مستند، محفوظ اور منظم علمی ذخیرہ ہے جس کی حفاظت کے لیے جو اصول و ضوابط وضع کیے گئے، وہ انسانی تاریخ میں بے مثال ہیں۔ مستشرقین کے اعتراضات علمی کم اور نظریاتی و تعصبی زیادہ ہیں۔ تنقیدی جائزہ یہ ثابت کرتا ہے کہ حدیث نہ صرف قابلِ اعتماد ہے بلکہ اسلامی شریعت، تہذیب اور تمدن کی مضبوط بنیاد بھی ہے۔